بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(1)_ _ _ _ _ واضح رہے کہ فلسطین یا غزہ کا جہاد شرعی جہاد ہے کیوں کہ غزہ میں مسلمانوں کی ایسی ہی حکومت قائم ہے جیسا کہ دیگر اسلامی ممالک میں قائم ہے جس پر عرصہ دراز سے یہودی ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں اور فلسطینی عوام ان کے خلاف بھرپور طریقے سے مسلح جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن یہود کے مقابلے میں یہ لوگ تن تنہا بے سروسامان اپنے دفاع سے عاجز ہیں اس لیے اس صورت میں جب کفار مسلمانوں کی کسی بستی یا ملک پر حملہ کرنے کی غرض سے آجائیں تو اس بستی یا ملک کے تمام مسلمانوں پر کفار کے ساتھ جہاد کرنا فرض عین ہو جائے گا، یعنی اس بستی یا ملک کے ہر اس فرد پر دفاع ضروری ہو جائے گا جس میں دفاع کی قدرت ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو اگر اس بستی اور ملک کے لوگ دفاع پر قادر نہ ہوں اور ان کا دفاع سے عاجز ہونا ظاہر ہو جائے یا وہ دفاع میں سستی دکھائیں تو اس صورت میں آس پاس کے مسلمانوں پر ان کے ساتھ مل کر دفاع کرنا واجب اور لازم ہو جائے گا اور نسبتاً جو دور کے مسلمان ہیں ان پر اس صورت میں جہاد فرض کفایہ ہی رہے گا اور اسی طرح حسب ضرورت الاقرب فالاقرب کے (زیادہ قریب ہونے والے) اعتبار سے فرض عین کا حکم ہوتا چلا جائے گا اور اس صورت حال کو شرعی اصطلاح میں نفیر عام کہا جاتا ہے، لہذا فلسطین کا حالیہ جہاد تمام امت مسلمہ پر فرض عین ہو چکا ہے اور مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق قریبی ممالک پر جہاد فرض عین ہو گیا ہے کہ وہ ان مظلوموں کی جان و مال کی حفاظت اور دفاع کے لیے میدان میں آئیں، اگر وہ اس فریضہ میں کوتاہی کر رہے ہوں تو پھر ان سے قریبی ممالک پر جہاد فرض ہوگا، پاکستان جغرافیائی لحاظ سے اگر اس ترتیب کے مطابق پہلے مرحلے میں شرعی ذمہ داری کا مسئول نہ بھی کہلاتا ہو تو پھر بھی سفارتی سطح پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا پاکستان اور دیگر تمام اسلامی ممالک کی شرعی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ہر سطح پر ہر انداز سے فلسطینی مسلمانوں کی مدد کے لیے کردار ادا کریں، لہذا اگر قدرت کے باوجود کوئی ملک یا حکومت اپنے فلسطینی بھائیوں کے مدد نہ کرے اور اس کے دفاع کے لیے آواز نہ اٹھائے تو اسے اپنی ملک کی پارلیمنٹ کے لیے ووٹ کے ذریعے منتخب کرنا درست نہیں ہوگا۔

(3/2)_ _ _ _ _ واضح رہے کہ اس وقت تمام امت مسلمہ پر یہود یعنی اسرائیل کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے اب اگر کوئی فرد یا ملک مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس فریضہ کی ادائیگی میں قصداً بلا کسی شرعی عذر کے سستی یا کوتاہی کرے گا تو وہ لوگ گناہ گار ہوں گے، لہذا فلسطین کے حق میں اگر کوئی عملی طور پر جہاد کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو ان پر یہ لازم ہے کہ پرامن طریقہ پر یہودی ظلم اور بربریت کے خلاف اپنے گھروں

ے نکل کر احتجاج کریں تو یہ بھی اسی جدوجہد کا ایک حصہ اور ذریعہ سمجھا جائے گا۔ اسی طرح معاشی طور پر ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

لما في مجمع الأنهر: ج1/632

(فرض كفاية) يعني يفرض علينا أن نبدأهم بالقتال بعد بلوغ الدعوة وإن لم يقاتلونا فيجب على الإمام أن يبعث سرية إلى دار الحرب كل سنة مرة أو مرتين وعلى الرعية إعانته إلا إذا أخذ الخراج فإن أخذ فلم يبعث كان كل الأثم عليه وبين معنى كونه على الكفاية بقوله (إذا قام) أي: انتصب (به) أي: بالجهاد (البعض) أي بعض المسلمين (سقط عن الكل) أي: باقي المسلمين إذا كان بذلك البعض كفاية وإلا فرض على الأقرب، فالأقرب من العدو إلى أن تقع الكفاية، فإن لم تقع الكفاية إلا بجميع الناس فحينئذ صار فرض عين كالصلاة أما الفريضة فلقوله تعالى [فاقتلوا المشركين] [التوبة: 5] ولقوله - عليه الصلاة والسلام - «الجهاد ماض إلى يوم القيامة» أراد به فرضا باقيا (كتاب السير، الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

لما في الجوهرة النيرة: ج2/257

والسير ههنا هو الجهاد للعدو وهو ركن من أركان الإسلام والأصل في وجوبه قوله تعالى [كتب عليكم القتال وهو كره لكم] [البقرة: 216] أي فرض عليكم القتال وهو شاق عليكم وقوله تعالى [فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم] [التوبة: 5] وقوله تعالى [وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة] [الأنفال: 39] أي لا يكون شرك [ويكون الدين كله لله] [الأنفال: 39] قال - رحمه الله - (الجهاد فرض على الكفاية إذا قام به فريق من الناس سقط عن الباقين) يعني إذا كان بذلك الفريق كفاية أما إذا لم يكن بهم كفاية فرض على الأقرب فالأقرب من العدو إلى أن تقع الكفاية قوله (فإن لم يقم به أحد أثم جميع الناس بتركه) لأن الوجوب على الكل إلا أن في اشتغال الكل به قطع مصالح المسلمين من بطلان الزراعة ومنافع المعيشة. (كتاب السير، الناشر: المطبعة الخيرية، بيروت، لبنان)

لما في رد المحتار: ج4/124

قلت: وحاصله أن كل موضع خيف هجوم العدو منه فرض على الإمام أو على أهل ذلك الموضع حفظه وإن لم يقدروا فرض على الأقرب إليهم إعانتهم إلى حصول الكفاية بمقاومة العدو ولا يخفى أن هذا غير مسألتنا وهي قتالنا لهم ابتداء فتأمل (قوله بل يفرض على الأقرب فالأقرب إلخ) أي يفرض عليهم عينا وقد يقال كفاية بدليل أنه لو قام به الأبعد حصل المقصود فيسقط عن الأقرب، لكن هذا ذكره في الدرر فيما لو هجم العدو وعبارة الدرر وفرض عين إن هجموا على ثغر من ثغور الإسلام، فيصير فرض عين على من قرب منهم، وهم يقدرون على الجهاد ونقل صاحب النهاية عن الذخيرة أن الجهاد إذا جاء النفير إنما يصير فرض عين على من يقرب من العدو، فأما من وراءهم ببعد من العدو فهو فرض كفاية عليهم، حتى يسعهم تركه إذا لم يحتج إليهم فإن احتيج إليهم بأن عجز من كان يقرب من العدو عن المقاومة مع العدو أو لم يعجزوا عنها، لكنهم تكاسلوا ولم يجاهدوا فإنه يفترض على من يليهم فرض عين كالصلاة والصوم، لا يسعهم تركه ثم وثم إلى أن يفترض على جميع أهل الإسلام شرقا وغربا على هذا التدريج (كتاب الجهاد، الناشر: دار الفكر بيروت، لبنان)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بندہ فواد اللہ کتوزوی غفر اللہ لہ

دار الافتاء، دار العلوم معاذ بن جبل کراچی

3/ذی الحجہ/1446ھ

الجواب صحیح
بندہ ناصر الحق غفر لہ
5/12/1446ھ

الجواب صحیح
عبدہ ظہیر الحسن
5/12/1446ھ